Day 6 — Condition VI: Abandoning Un-Islamic Customs; Following Qur'an & Sunnah

Wednesday, 25 November 2026 · Book: *Conditions of Bai'at and Responsibilities of an Ahmadi* · Printed pp. 103–104 (top) & 118–119 · https://talim.ca/ashratalim

> Condition VI
>
> **"That he/she shall refrain from following un-Islamic customs and lustful inclinations and shall completely submit himself/herself to the authority of the Holy Qur'an; and that he/she shall make the Word of God and the sayings of the Holy Prophet Muhammad (sa) his/her guiding principles in every walk of his/her life."**

Commentary (Hazrat Khalifatul-Masih V (aa))

The Promised Messiah (as) admonishes us not to follow the un-Islamic customs that people have added to their faith because of the influence of the society in which they live. These customs have been adopted from other religions. For example, there are some frivolous customs during celebrations of marriage—like showing off the dowry given to the bride by her groom's family, or the gifts brought by

them, or publicly displaying the dowry given to the bride by her own family. There is quite a show. Islam only enjoins haq mehr [bride's due right] to be publicly announced as a part of the religious marriage ceremony. All other customs are frivolous.

The Promised Messiah (as) again says (on Al-e-'Imran, 3:32: "Say, 'If you love Allah, follow me: then will Allah love you…'"):

> "The only way to please Allah the Almighty is to be fully obedient to the Holy Prophet (sa). It is a common observation that people have become a slave to and are entangled in various kinds of customs. When someone dies, instead of praying for the deceased, as they should, they perform various rituals that are innovations. These customs are contrary to the teachings of the Holy Prophet (sa). Carrying them out is disrespectful to him in the sense that his teachings are not considered to be sufficient and final. Otherwise, there was no need to introduce these customs."

(Malfuzat, new edition, vol. 3, p. 316)

Then he says:

> "This temporary life will come to an end—whether spent in constrained circumstances or times of ease. But

> the matter of the Hereafter is very hard. It is an everlasting abode that has no end in time. If one goes to that life in a condition that one's affairs with Allah are straight, and the fear of Allah had overpowered one's heart, and with repentance from sins, he had secured himself from everything that Allah has designated as sin, the Grace of Allah will guide him. He will be pleased with his Lord, and his Lord will be pleased with him. But if one does not do so and spends this life in heedlessness, his end is dangerous. Therefore, at the time of baiʿat, make a firm determination of what baiʿat is and what benefits it provides. If it is done merely for worldly objectives, it is useless. But if it is for the sake of faith and pleasure of Allah, then it is blessed and carries its real aims and objectives. It can be hoped that it will provide all the benefits that the true baiʿat provides."

(Malfuzat, vol. 6, p. 142)

Closing prayer (Hazrat Khalifatul-Masih V (aa)): May Allah enable us to accept the Promised Messiah (as) as the Imam of this Age from the core of our heart! With great pain and care he wanted to prepare a Jamaʿat for establishing the Kingdom of God and His Messenger, and advised us with

anguish in his heart. May Allah make us deserving of what he wanted us to be, and may we fully comply with all the conditions of the pledge of bai'at. May we act upon them, and always keep them before our eyes. No action of ours should make us guilty of contradicting the teachings of the Promised Messiah (as), and we should always be examining our deeds. May Allah the Almighty help us.

Readings, Full Book (Printed pp. 103–120 | UR Printed pp. 101–120) & 3 Quizzes: https://talim.ca/ashratalim

شرطِ بیعت نمبر ۶: رسوم و رواج ترک کرنا اور قرآن و سنت کی پیروی

Wednesday, 25 November 2026 · شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں · Printed pp. 101 & 117–118 · https://talim.ca/ashratalim

شرطِ بیعت نمبر ۶

”یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قَالَ اللّٰہ اور قَالَ الرَّسُوْل کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔“

تشریح (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ تم میرے سے اس بات پر بھی عہد بیعت کرو کہ رسم و رواج کے پیچھے نہیں چلو گے۔ ایسے رسم و رواج جو تم نے دین میں صرف اور صرف اس لئے شامل کر لئے ہیں کہ تم جس معاشرے میں رہ رہے ہو اس کا وہ حصہ ہیں۔ دوسرے مذاہب میں چونکہ وہ رسمیں تھیں اس لئے تم نے بھی اختیار کر لیں۔ مثلاً شادی بیاہ کے موقع پر بعض فضول قسم کی رسمیں ہیں۔ جیسے بری کو دکھانا یا وہ سامان جو دولہا والے دلہن کے لئے بھیجتے ہیں اس کا اظہار، پھر جہیز کا اظہار۔ باقاعدہ

نمائش لگائی جاتی ہے۔ اسلام تو صرف حق مہر کے اظہار کے ساتھ نکاح کا اعلان کرتا ہے۔ باقی سب فضول رسمیں ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ○ (آل عمران آیت ۳۲):

> ”اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مر جاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں حالانکہ چاہئے کہ مردہ کے حق میں دعا کریں۔ رسومات کی بجاآوری میں آنحضرت ﷺ کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے اور وہ اس طرح سے کہ گویا آنحضرت ﷺ کے کلام کو کافی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی۔“

(ملفوظات جلد سوم، صفحہ ۳۱۶، جدید ایڈیشن)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گزر جاوے گی خواہ تنگی میں گزرے خواہ فراخی میں مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے وہ ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کا انقطاع نہیں ہے۔ پس اگر اس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے بچتا رہا تو خدا تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا اور وہ اس مقام پر ہو گا کہ خدا اس سے راضی ہو گا اور وہ اپنے رب سے راضی ہو گا۔ اور اگر ایسا نہیں کیا بلکہ لاپرواہی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کی ہے تو پھر اس کا انجام خطرناک ہے۔ اس لئے بیعت کرتے وقت یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ اگر محض دنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے جس

> سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم، صفحہ ۱۴۲)

اختتامی دعا (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز): اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانے کا امام دل کی گہرائیوں سے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس درد اور توجہ سے آپ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حکومت کو دنیا پر قائم کرنے کے لئے اپنی جماعت تیار کرنا چاہتے ہیں اور جس درد سے نصیحت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ویسا ہی بنادے اور جن شرائط پر آپ نے ہم سے عہد بیعت لیا ہے ان کی ہم مکمل پابندی کرنے والے ہوں۔ اور ان پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ ان کو اپنے سامنے رکھنے والے ہوں۔ ہمارا کوئی عمل کوئی فعل ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف چلتے ہوئے ملزم ٹھہرانے والا نہ ہو اور ہم ہمیشہ اپنا محاسبہ کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔

تمام مطالعہ، مکمل باب (Printed pp. 101–120) اور کوئز: https://talim.ca/ashratalim